رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر اور کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح	صلہ
مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت	
خریداران الفضل سے معذرت	صلہ
مخالفین مسیح موعودؑ کی ستم ظریفی	صلہ
قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ	صلہ
۱۳۴۲ھ اور مسلمانوں کا مہدی	
زمیندار اور رد جالیت کا ڈھکوسلے	
عیسائیت میں تجرد کی مصیبت	
خطبہ جمعہ	
غیر از جماعت لوگوں سے میل جول کی تلقین کی	صلہ
امریکہ میں اشاعت اسلام	صلہ
جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کے متعلق امدادی فہرست	صلہ
اشتہارات	صلہ
خبریں	صلہ ۱۱-۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۹ | مورخہ ۱۶ر نومبر سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ر ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ حسب ذیل ہے۔ حضور کو کل (۱۵ر نومبر) سر درد کا دورہ دن کے ۹ بجے سے شروع ہو کر رات تک رہا۔ دن کے پہلے حصہ میں تو حضور تحریر کا کام کرتے رہے لیکن کچھ وقت کے لئے مجبوراً چھوڑنا پڑا۔ اسی وجہ سے نمازوں میں بھی نہ آسکے۔ رات کے دس بجے کے قریب خاکسار سر درد اور نگردوں کی دوائی لگوائی میں جب کمرے میں داخل ہوا تو حضور تیزی کے ساتھ تحریر کے کام میں مصروف تھے۔ اتفاقاً قلم کی سیاہی ختم ہو گئی اور مجھے جلدی دوائی لگانے کا موقعہ مل گیا۔ دوائی لگوانے کے بعد حضور نے مجھے پھر قلم میں سیاہی ڈلوائی اور قریب گیارہ بجے کچھ زیادہ وقت ہو چکا تھا۔ مجھے تو حضور لکھنے ہی میں مشغول ہو گئے۔ وضو کرنے کی یہ حالت اور ادھر اس قدر محنت احباب بدرد دل سے دعاؤں میں مداومت اختیار کریں۔ خاکسار حشمت اللہ

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

(از مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

کیڈونا میں تبلیغ اور اسٹیشن ماسٹر کا اسلام

دوران قیام کیڈونا مسلمانوں اور عیسائیوں میں حق کا سلسلہ آمد و رفت بکثرت جاری رہا۔ حکومت کے دفاتر میں اہل سیرالیون اور گولڈ کوسٹ اور جنوبی نائجیریا کے لوگ ہیں۔ اہل شمالی مسلمان اور تعلیم مروجہ سے محروم ہیں۔ اس لئے حکومت کے عہدہ جات غیر ملکی لوگوں کو دیے جاتے ہیں۔ بہر حال یہ مسیحی ملازمین حکومت متواتر آتے رہے۔ اور خوب عیسائیت اور اسلام پر سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ بہت لوگ ایمان لائے۔ گو ابھی خلیفہ المسلمان سے جھجکتے ہیں۔ عزیز جیکسن نے بیعت کی۔ اور پھر یوسف جیکسن ہوا۔

کیڈونا کے اسٹیشن ماسٹر

(Inmarary) انمریری برٹش گولڈ کوسٹ کے مشہور شہر (Semarara) ڈیمارارا کے باشندہ اور میتھوڈسٹ یعنی اولیقن یورپین مخلوط نسل سے ہیں۔ نہایت ذہین اور خوب تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح مذہبی لوگ ہمیشہ ان کے پاس آتے اور توہم پرست باتیں کرتے ہیں۔ ایسا ہی مسلم مشنری بھی ہوگا۔ میرے بلانے پر محض اظہار اخلاق کے لئے تشریف لائے۔ اور جب میں نے بعض عیسائی نوجوانوں کے سوالات کا جواب دیا۔ تو مسٹر انمریری بہت متوجہ ہوئے۔ اور ۲ گھنٹہ تک مجھ سے اسلام کے اصول پر گفتگو کی۔ پھر رات کو میٹنگ اوف اسلام پڑھی۔ اور بولے "مجھے آج مذہب پر یقین ہوا۔ اور میں اسلام پر قائم و پابند ہونے کا عہد کرونگا۔ اور اس عہد کو نبھاؤنگا" اور دوسری صبح کو آئے اور فرمایا۔

I accept Islam میں نے کھانے پینے کی بابت ہدایات کیں۔ اور نماز کی کتاب دی۔ اور محمد احمد۔ [illegible] نام پیش کئے۔ مسٹر انور بیری نے سب سے آخر نام اپنے لئے منظور کیا۔ اور اب وہ محمود انور بیری ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں نے اس خبر کو بذریعہ تار لیگوس پہونچا دیا۔ تو راستہ کے تار بابوؤں نے کیڈونا کے تار بابو سے متواتر دریافت کیا کہ کیا مسٹر انور بیری مسلمان ہوئے ہیں۔ اور مسٹر ... نے جواب دیا۔ ہاں ہاں مسٹر انور بیری سٹیشن ماسٹر کیڈونا۔ نائیجیریا میں بہت مسلمان عیسائی ہوئے ہیں۔ مگر کوئی تعلیم یافتہ مسیحی آجتک مسلمان نہیں ہوا۔ اس لئے لوگوں کو یہ پہلی مثال سے بہت تعجب ہوا۔

زاریہ میں تبلیغ

زاریہ شمالی نائیجیریا کے نہایت اہم شہروں میں سے ایک ہے۔ اور امیر زاریہ صاحب محمد قریباً دس لاکھ لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔ امیر اندرونی انتظام میں خود مختار ہے۔ اس کا اپنا جیل اپنا محکمہ قضا اور اپنی پولیس ہے۔ امور خارجہ میں اس کا تعلق دنیا سے بتوسط ریذیڈنٹ ہے۔ جو نو آبادی میں جسے سابنگری یا قصبہ نو کہتے ہیں۔ معہ برطانوی حکام رہتا ہے۔ میرے زاریہ پہونچنے پر تمام یوروبا مسلمان استقبال کیلئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ مسٹر سلیمان سٹنبیاری احمدی نے اپنے مکان میں میری رہائش کا انتظام کیا تھا۔ زاریہ میں ایک ہفتہ رہا اور ہر روز دو دفعہ وعظ کیا۔ اور گھر پر بھی متلاشیان حق کا تانتا بندھا رہا۔ ریذیڈنٹ مسٹر ... لینگ کمال ادب و احترام سے پیش آئے۔ اور امیر سے ملاقات کا انتظام کیا۔ امام اور اس کے دونوں نائب اسلام میں داخل ہوئے۔ اور ہزاروں لوگوں نے کمال اخلاص دکھایا۔ اور ہوسا و یوروبا ہر دو لوگوں نے بیعت کی۔ مکمل فہرست ابھی تک نہیں آئی۔ اور نہ ہی صحیح تعداد کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ احمدیت کی خبر بادچی سطح مرتفع اور دیگر مقامات پر دور دراز قطعات ملک میں پہنچانے کا انتظام کیا۔ لوگوں نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے ملکوں میں یہ خبر پہنچائینگے۔ مسیحی مشن میں جو چند ایک ہوسا لوگ تھے۔ وہ وہاں سے نکل آئے۔ اور غریب پرستاران مسیح کی برسوں کی کمائی کا خاتمہ ہو گیا۔ جماعت احمدیہ قائم ہو گئی۔ اور مدرسہ و مسجد کی تجویز زیر غور ہے۔

امیر زاریہ کا دربار

۱۷ اگست۔ یوم جمعرات امیر زاریہ کا پیغام آیا کہ وہ ۳ بجے مل سکینگے۔ اور اس غرض کے لئے امیر موصوف خود گھوڑے پر گئے اور موٹر مجھے بھیجدی۔ ۲½ بجے عاجز معہ سکرٹری اور دو احمدی ہمراہیان زاریہ گاؤں کو جو امیر کا قیامگاہ اور ۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ روانہ ہوا۔ تمام شہر پرانی طرز کا گارے سے بنا ہوا ہے۔ محل شاہی بھی اسی ساخت کا ہے۔

دروازہ محل پر موٹر ٹھہری اور دربار ہال میں جو تاریک تھا۔ وزیر اعظم نے جو عربی بولتے تھے۔ مجھے اس خود مختار حاکم سے روشناس کرایا۔ امیر صاحب کو ان کی رعایا شاذ ہی دیکھتی ہے۔ کبھی عید پر نظر آجائیں یا جمعہ کے دن کوئی دیکھ لے۔ آپ ایک بلند تخت پر تشریف فرما تھے۔ اور میرے لئے اس کے برابر فرش پر کرسی بچھائی گئی تھی۔ باقی تمام امراء و وزراء و علماء بے فرش فرش خاک پر بیٹھے تھے۔ یہی شمال کا طریق ادب ہے۔ ہال میں ... ہو گیا۔ دروازہ محل پر پہونچتے ہی ... کا نعرہ بلند ہوا۔ اور تمام لوگ جھک گئے۔ یہ شاہی سلام ہے۔ جو شمال میں امیروں اور حکام اعلیٰ برطانیہ کے لئے مخصوص ہے۔ کرسی پر بیٹھتے ہی امیر کی مزاج پرسی کی اور اپنا تعارف کمال تفصیل سے کرایا۔ اس کے بعد پانی پت کے چادروں کا تحفہ اور خطبہ الہامیہ کے پیش کرنے اور اسلامی لٹریچر دکھلانے کا وقت تھا۔ اور کمرہ بالکل تاریک۔ اس لئے عرض کیا گیا کہ دوسری جگہ انتظام ہو۔ چنانچہ خلوت خانہ میں خاص انتظام ہوا۔ اور وہاں تحفہ شہزادہ ویلز سے فوٹو دکھائے۔ ٹیچنگز آف اسلام سے عربی انگریزی تحریر۔ البشریٰ و مسیح و تحفۃ الملوک سے عربی اور انگریزی عبارتیں دکھا کر بتایا کہ ہم کس طرح دنیا میں کام کر رہے ہیں۔

اس کے بعد میں نے انگریزی میں بامداد ترجمان حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر تقریر کی۔ محولہ بالا تحائف پیش کئے۔ تقریر کے بعد امراء و علماء کی طرف سے سوالات ہوئے۔ اور وزیر نے عربی میں سوالات کئے۔ جنکے جوابات اللہ تعالیٰ کی تائید سے عربی میں دئے گئے۔ اور آیات و احادیث کے حوالجات پیش کئے۔ تو الحمد للہ کہ کل دربار نے سر ہلایا۔ اور خوشی کی علامات ہر ایک کے چہرہ سے ظاہر ہوئیں۔ [illegible] گیا۔ اور امیر اب بدلے ہوئے مخلص امیر تھے۔ جو پیدل چلکر موٹر تک مجھے چھوڑنے آئے۔ میں نے ان کے لئے دعا کی اور ان کو حضرت مسیح پاک کا پیغام ماننے کی تاکید کی جس جرات اور تائید الٰہی سے ایک ایسے بادشاہ کے دربار میں جو ہندوستانی راجاؤں سے زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ میں نے پیغام حق پہنچایا۔ اس پر میرے دوست حیران و بہت خوش تھے۔ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ یہ بیج ضرور بار آور ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

امیر کی خوشنودی مزاج اور تحائف

امیر المعظم نے دوسرے دن اپنی خوشنودی مزاج کا اظہار ان تحائف سے کیا جو وہ گورنر کو پیش کیا کرتے ہیں۔ یعنی القمح (گیہوں) جو امیر کے سوا اور کسی کو میسر نہیں آتا۔ چاول اور بطخ مجھے بطور تحفہ بھیجیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خریداران الفضل سے معذرت

احباب کرام! الفضل کی کتابت و چھپائی پہلے دو نمبروں سے کچھ خراب ہو رہی ہے۔ مجھے آپ صاحبان سے زیادہ اس کا احساس ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ الفضل کا اصل کاتب جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت نے ایک اور ضروری کام پر لگا دیا ہے۔ اور جو کاتب میسر آ سکا ہے۔ وہ نو آموز ہے۔ اس لئے لکھوائی اچھی نہیں۔ اور اسی وجہ سے چھپوائی بھی اچھی نہیں جب تک باہر مجبوری یہی حال رہے گا۔ ہماری جماعت کے نوجوان اس فن کی طرف توجہ فرمائیں۔ افسوس یہ ہے کہ جو دو تین نوجوان ہم نے سکھائے وہ ابھی کسب کمال حاصل نہ کر چکے۔ جو انہیں وجہ معاش کی فکر پڑ گئی۔ اور اس طرح پر ان کے خط کچے رہے۔ غیر احمدی کاتب قادیان ڈیوڑھی اجرت پر بھی آنا قبول نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بعض وجوہات سے ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اپنے ہی دوست ہمت فرمائیں۔ یہ فن سیکھیں۔ اس میں کمال پیدا کر کے پھر اخبار یا کتابیں لکھیں۔ دار الامان میں رہائش کا ثواب بھی پائیں۔ اور وجہ معاش بھی۔ امید ہے۔ یہ اپیل خالی نہ جائیگی۔

خاکسار: منیجر الفضل قادیان

اطلاع چونکہ درس القرآن کے مرتب کرنے کا کام ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے اخبار کا کام سنبھال لیا ہے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۲ء

مخالفین مسیح موعودؑ کی ستم ظریفی

حضرت مرزا صاحب کا مذہب

آج کل ہمارے بعض مخالفین اصولی مسائل پر گفتگو کرنے میں اپنی کمزوری اور ناکامی دیکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے مسلمان ہونے پر بحث کرو۔ اس کے سوا ہم اور کسی مسئلہ پر گفتگو نہیں کرینگے۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جو شخص مسیح اور مہدی ہونے کا مدعی ہے۔ اس کے دعاوی کو پرکھنا چاہیئے۔ اگر وہ اپنے دعاوی میں سچا ثابت ہو گیا۔ تو اس کا مسلمان ہونا بھی ثابت ہو جائیگا۔ لیکن اس کے مسلمان ثابت ہونے سے اس کے دعاوی کا تو فیصلہ نہیں ہو جائیگا۔ حضرت مرزا صاحب کے اسلام پر بحث کرنے والا خود بھی تو مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ اور بھی بہت سے لوگوں کو وہ مسلمان سمجھتا ہے۔ لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جن کو وہ مسلمان سمجھتا ہے انہیں مسیح اور مہدی بھی تسلیم کرتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب جنہیں مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ ہے۔ ان کے دعاوی کو چھوڑ کر اس امر پر بحث کرنا۔ کہ وہ مسلمان تھے یا نہیں۔ بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن جن لوگوں کی غرض تحقیق حق نہ ہو۔ بلکہ فتنہ و فساد۔ شرارت۔ اور ہنگامہ آرائی ہو۔ وہ ایسی ہی باتوں میں نہ الجھیں۔ تو کیا کریں *

آہ۔ کیا ہی افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جنہوں نے اپنی ساری عمر اسلام کی خدمت میں گزار دی۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جن کے زور قلم نے مخالفین اسلام کے چھکے چھڑا دئے۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جن کی ان تحریروں نے جو آپؑ نے اسلام کی تائید میں لکھیں۔ مخالفین اسلام کو حیران و ششدر کر دیا۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جنہوں نے اسلام کو دشمنوں کے پنجوں سے چھڑا کر ایک زندہ اور طاقتور مذہب بنا دیا۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جن کے پیرو دنیا کے کناروں تک پہنچ کر خدا اور اس کے رسول کا نام بلند کر رہے ہیں۔ اور غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا رہے ہیں۔ ان کی نسبت ایسے لوگ جن کی عملی حالت در ہے۔ نہ انہیں خدمت اسلام کی توفیق ہے۔ نہ مخالفین اسلام کے حملوں کے اندفاع کی طاقت ہے۔ نہ اشاعت اسلام کی ہمت ہے۔ اس امر پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ مسلمان تھے یا نہیں۔ اگر حضرت مرزا صاحبؑ اسلام کی اس قدر خدمت کرنے اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں اسلام کو اس طرح غالب کرنے کے باوجود مسلمان نہیں ہیں۔ تو کیا وہ لوگ مسلمان ہیں۔ جو مخالفین اسلام کے سامنے آنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ جنہوں نے دوسروں کو اسلام کا معتقد تو کیا بنانا ہے۔ اپنے شرمناک اعمال اور اخلاق سے خود مسلمانوں کو برگشتہ کر رہے ہیں۔ جو غیر ممالک میں جا کر اسلام کی اشاعت کرنا تو الگ رہا۔ ہندوستان میں بھی اشاعت اسلام کی جرأت نہیں رکھتے۔

یہ بات ہم کئی مرتبہ بیان کر چکے ہیں۔ اور اب پھر کہتے ہیں۔ کہ اس وقت تمام دنیا میں سوائے اس جماعت کے جو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہوئی۔ اور کوئی جماعت ایسی نہیں ہے۔ جو مخالفین اسلام کے حملوں کو رد کرتے ہوئے تبلیغ اور اشاعت اسلام کے کام کو سرانجام دے رہی ہو۔ مسلمان کہلانے والوں کی دنیا میں بہت بڑی تعداد ہے۔ ان کے پاس مال بھی ہیں۔ حکومتیں بھی ہیں۔ ان میں علم کا دعویٰ رکھنے والے بڑے بڑے عالم بھی ہیں۔ لیکن کوئی بتائے۔ کہ دنیا کے کونوں تک پہنچ کر حضرت مرزا صاحبؑ کے غریب و مسکین خادم نعرہ اللہ اکبر سنا رہے ہیں۔ یا دوسرے مسلمان۔ تثلیث کی جگہ توحید حضرت مرزا صاحبؑ کے متبعین قائم کر رہے ہیں۔ یا حضرت مرزا صاحبؑ کے منکر۔ ظلمت کفر کو نور اسلام سے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کے ماننے والے بدل رہے ہیں یا آپؑ کے نہ ماننے والے۔ اگر یہ سب کچھ حضرت مرزا صاحبؑ کے ہی خدام کر رہے ہیں۔ اور ان کے سوا اور کسی کو اس طرف توجہ بھی نہیں۔ تو اس سے بڑھکر حضرت مرزا صاحبؑ کے شیدائے اسلام ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

یہ تو عملی ثبوت ہے اس بات کا کہ حضرت مرزا صاحب اسلام کے ایسے عاشق تھے کہ انھوں نے نہ صرف اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا۔ بلکہ ہر اس شخص کو جو آپ پر سچے دل سے ایمان لایا۔ اور آپ کے احکام پر عمل پیرا ہوا اسلام کا عاشق بنا دیا۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا اور اس کی ساری کائنات کی الفت و محبت ہیچ کر دی۔

اب ہم آپ کے چند ایک اقوال سے دکھاتے ہیں۔ کہ آپ کو اسلام اور عقائد اسلام پر کیسا زبردست ایمان اور ایقان حاصل تھا۔

(۱) حضرت مرزا صاحبؑ اپنے ایک اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ وَاتَّبَعْتُ اَفْضَلَ الرُّسُلِ اللّٰہِ وَخَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ اللّٰہِ مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفٰی وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَبِّ اَحْیِنِیْ مُسْلِمًا وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَحْشُرْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا یَعْلَمُ غَیْرُکَ وَاَنْتَ خَیْرُ الشَّاھِدِیْنَ ط

ترجمہ:۔ ایمان لاتا ہوں میں اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں میں خدا کی کتاب عظیم پر جو کہ قرآن کریم ہے۔ اور تابعداری کرتا ہوں میں تمام رسولوں سے افضل رسول اور خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں علی وجہ البصیرۃ کہ کوئی معبود و مسجود و خالق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں۔ محمدؐ خدا کا خاص بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اے میرے رب مجھکو مسلمان ہی زندہ رکھ اور اسلام پر ہی وفات دے اور میرا حشر اپنے مسلمان بندوں کے ساتھ کیجیو اور تو ہی جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے۔ اور سوائے تیرے دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ اور تو ہی میرا سب سے بہتر گواہ ہے۔

(۲) ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر میں اپنے مذہب کا لب لباب یوں بیان فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باریتعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے۔ اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں۔"

(۳) حضرت مرزا صاحب نے اپنی ایک تصنیف آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۸۷ و ۳۸۸ میں رسول کریمؐ۔ قرآن مجید اور دیگر عقائد اسلام کے متعلق عربی میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

"ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام ان انسانوں سے جو گذر چکے یا آئندہ قیامت تک ہوں گے افضل ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے خود بنفس نفیس اپنے دست مبارک سے مجھکو تربیت فرمایا ہے۔ اور مجھپر اپنی عظمت اور شان کو ظاہر کر کے بڑے بڑے اپنے اسرار مجھکو سکھلائے ہیں۔ اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ اسپر کہ قرآن شریف کی ہر ایک آیت ایک موجزن دریا ہے جو ہدایت کی ہر قسم کی باریکیوں سے پُر ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جنت اور دوزخ اور قیامت اور معجزات انبیاء حق ہیں اور ہمارا اعتقاد ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری واطاعت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے اور جو کچھ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ہم اس سے بیزار اور بری ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے۔ اسپر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں۔ اور جو شخص ان عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے۔ وہ ہم پر جھوٹ بولتا اور افترا کرتا ہے۔ پس اے لوگو خدا سے ڈرو اور جو بجیسی ذلیل سانپ کی طرح مجھے کاٹنے کو دوڑتا۔ اور جہالت و نادانی سے اپنی خواہشات اور ہوا نفسانی کا پیرو ہو کر میری تکفیر کرتا ہے۔ اس کی ہرگز تصدیق نہ کرو۔ اور آگاہ رہو۔ کہ اسلام میرا دین اور توحید پر میرا یقین ہے۔ اور میرا دل کبھی بھی مجرد ہو کر گمراہی کے پیچھے نہیں پڑا۔ اور جو شخص قرآن مجید کو چھوڑ کر قیاسی باتوں پر چلتا ہے۔ وہ اس شخص کے مانند ہے۔ کہ جو ایک خطرناک جنگل میں جہاں ہر طرح کے درندے ہوں داخل ہو گیا اور ایک بھیڑیئے نے آکر اس کو پھاڑ ڈالا۔ اور وہ جان سے مارا گیا۔ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا عاشق اور جاں نثار غلام حضرت سیدانام احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔"

(۴) نور الحق حصہ اول کے صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث (قیامت) اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور اہل قبلہ ہیں۔ اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجھتے۔ اور جو کچھ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں۔ اور ایک ذرہ کی بھی کمی بیشی نہیں کرتے۔ اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا۔ اس کو قبول کرتے ہیں۔ چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں۔ اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں۔"

(۵) کرامات الصادقین کے صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں۔

"میں عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے۔ اور لٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جسقدر خدا تعالےٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جسقدر قرآن کریم کے حروف ہیں۔ اور جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالےٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنیکے بعد اسکو پوچھا جائیگا۔ میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا و رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالےٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔"

(۶) ایام صلح صفحہ ۸۶ و ۸۷ میں لکھتے ہیں۔

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین۔"

ایک طرف ان خدمات جلیلہ پر نظر کر کے جو حضرت مرزا صاحب نے اسلام کی کی ہیں۔ اور اب ان کی پیدا کی ہوئی روح کے ذریعہ آپ کے خدام کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ کی ان چند تحریروں کو رکھ کر جو بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ اسلام سے ذرا بھی تعلق رکھنے والے شخص کو تو آپ کے اسلام پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں رہ جاتا۔ ہاں وہ لوگ جن کے دل میں نہ اسلام کا درد ہے۔ اور نہ اسلام سے واقفیت۔ ان سے سوائے اس کے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس انسان کو جس نے اس زمانہ میں اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کا سامان کیا۔ اس کو دشمن اسلام قرار دیں۔

ہم سمجھدار اور غور وفکر کرنے والے اصحاب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر ان کے سامنے کوئی حضرت مرزا صاحب کو اسلام کا مخالف یا عقائد اسلام کا منکر قرار دے۔ تو وہ اس کی جانچ کرتے وقت حضرت مرزا صاحب کی ان تحریروں کو ضرور مد نظر رکھیں۔ اور خدا کے خوف کو دل میں جگہ دیکر فیصلہ کریں۔

قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ

امید ہے یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ شائع کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی ہے۔ اور جیسا کہ "نور" کے تازہ پرچہ سے ظاہر ہے۔ ۲۸ پاروں کا ترجمہ ختم ہو چکا ہے۔ اور ان میں سے تین پاروں کا ترجمہ پریس میں ٹائپ بھی ہو چکا ہے۔ اس کے خرچ کا اندازہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) لگایا گیا ہے۔ اور جس طرح بھی ہو سکا۔ شیخ صاحب موصوف اس کا انتظام کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک بہت عظیم الشان کام ہے۔ اس لئے احباب کو حتی الوسع اس میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ اور گورمکھی ترجمہ کے خریدار پیدا کر کے ابھی سے ان کے نام بھیجنے شروع کر دینے چاہئیں۔

۱۳۴۰ ہجری اور مسلمانوں کا مہدی

زمیندار ۵ نومبر میں بعنوان "افکار وحوادث" حسب معمول سوقیانہ لہجہ میں ہم پر نظر عنایت کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

"کل کی ڈاک میں ایک اور حقیقت کا انکشاف ہوا کہ گناچور ضلع جالندھر میں ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہونے والا مہدی آخر الزمان نے خروج کیا۔ جو نبوت و رسالت کے بھی مدعی ہیں۔"

"الفضل معترض ہے کہ ۱۳۴۰ھ میں مہدی کا ظہور کیوں نہ ہوا۔ چنانچہ اس کے جواب میں گناچور والے مہدی کا دعوےٰ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ مہدویت جھوٹا تھا۔ پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونے والے مہدی وہی صاحب ہیں۔ اب قادیانی اور گناچوری آپس میں نپٹ لیں۔ کہ کس مہدی کا دعویٰ زبردست ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ عامۃ المسلمین کو اپنے جھگڑے سے بے نیاز رکھیں گے۔"

اس کے متعلق "زمیندار" سے ہمارا "عرض داشت" یہ ہے۔ کہ ۱۳۴۰ھ میں مہدی کے خروج یا بعثت کے منتظر تو آپ اور آپ کے "عامۃ المسلمین" علماء وصوفیاء تھے۔ نہ کہ ہم۔ اس لئے گناچوری مہدی کا دعویٰ عین آپ ہی کی منشاء اور خواہشات کے مطابق ہے۔ کیونکہ بقول زمیندار ایک مہدی ۱۳۴۰ھ میں بھی آخر مبعوث ہو ہی گئے۔ اس لئے زمیندار اور اس کے عامۃ المسلمین کو چاہیئے۔ کہ فوراً قبول کر لیں۔ اور مہدی گناچوری کی دعوۃ پر لبیک کہکر اس کے علم بردار ہوں اور خدام بارگاہ میں شرف اولیت حاصل کریں۔ رہے ہم "قادیانی" ہمیں کسی نئے فیصلہ کی اب کیا ضرورت ہے۔ جبکہ ہم اس وقت فیصلہ کر چکے ہیں۔ جب خدا کا سچا مہدی مبعوث ہوا۔ اور جس کی شہادت زمین۔ آسمان دے چکا ہے اور دے رہا ہے۔

"زمیندار" اور دجالیت کا دعوےٰ

اسی مضمون میں "زمیندار" نے لکھا ہے۔ کہ

"دنیا میں خدائی کے دعویدار پیدا ہوئے۔ پیغمبری۔ رسالت نبوت۔ اور ولایت کے مدعی آئے۔ لیکن آج تک کسی نے دجالیت کا دعوےٰ نہ کیا۔ رفتار زمانہ سے امید رکھنی چاہیئے کہ عجوزہ روزگار سرزمین ہند سے جہاں ہر طرح کی آزادی ہے کوئی نہ کوئی دجال بھی خروج کرنے والا ہے۔"

نہ معلوم سرزمین ہند میں ہر طرح کی آزادی سے "زمیندار" کا کیا مطلب ہے۔ اگر سیاسی آزادی مراد ہے۔ تو گورنمنٹ کے خلاف "زمیندار" کا چیخنا چلانا عبث ہے۔ اور اگر اس سے مذہبی آزادی مراد ہے۔ تو آزادی کے دلدادہ "زمیندار" کو سب سے پہلے خود اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر "دجالیت کا دعویٰ" کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جہاں اس نے مزعومہ سیاسی آزادی کے حصول کی خاطر کئی چٹنیاں کھائی ہیں۔ وہاں مذہب میں آزادی اختیار کرنے کا مزا بھی چکھ لے۔

عیسائیت میں تجرد کی مصیبت

گولڈ کوسٹ لیڈر نے اور دوسرے مغربی افریقہ کے اخبارات نے ایک اٹالین اخبار کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے کہ کیتھولک نائب ہائے پاپائے روم و دیگر راہبان نے پوپ سے استدعا کی ہے۔ کہ گرجا کے کارکنوں سے تجرد کی پابندی کو دور کر دیا جائے۔ کیونکہ "یہ مصیبت موت سے زیادہ سخت ہے۔" پروٹسٹنٹ لوگ اس خبر پر بہت خوش ہیں۔ مگر کیتھولک ناراض۔ اور جوابا کیتھولک حلقوں میں خبر گرم ہے کہ "پوپ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔" اس قسم کی تحریکات دنیا کے اسلام کی طرف میلان کا اظہار کر رہی ہیں۔ کیونکہ اسلام ہی وہ کامل مذہب ہے جس نے تجرد سے روکا۔ اور رہبانیت کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ عیسائی اس مصیبت سے نکلنے کیلئے اسلام کی طرف رخ کریں۔ ورنہ ناممکن ہے کہ وہ ان ناگفتہ بہ حالات سے محفوظ رہ سکیں۔ جو رہبانیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

عیسائیت کی یہ تعلیم بھی اس کی ان دوسری تعلیموں کی طرح ہے۔ جو ناقابل عمل ہیں۔ اس لئے یہ بائبل میں ہی بند رہنے کے قابل ہے۔ اور اس کی بجائے اسلامی حکم پر عمل کرنا لابدی ہے۔ جس کے لئے پادری صاحبان بڑے زور سے کوشش کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

غیر از جماعت لوگوں سے میل کی تلقین

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۳ نومبر ۱۹۲۲ء)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

اشتباہ

ہماری جماعت جن حالات میں سے گذر رہی ہے اسکی وجہ سے بعض ایسے نتائج پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ اگر ان کو دور کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو ہماری آئندہ ترقی میں یقیناً روک پڑ جائیگی۔ دنیاوی اخلاق حالات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ مگر ان حالات کے اظہار میں بد نتائج سے بچنے اور اچھے نتائج کے جلب کرنے کی کوشش کی جائے تو مفید اور اگر کوشش نہ کی جائے اور ان حالات کے اثرات بد کو جو اخلاق و طبیعت اور جوارح پر پڑتے ہیں۔ دور نہ کیا جائے۔ تو برا نتیجہ ہوتا ہے۔

ہمارے دعاوی کی قدامت

وہ کیا اثرات ہیں۔ جن کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں ہماری جماعت کمزور ہے۔ ہماری جماعت جو دعاوی کرتی ہے۔ وہ گو قدیم ہیں۔ لیکن اس زمانہ کے لئے نئے ہیں۔ جب سے آدمی پیدا ہوا ہے۔ یہی دعوی اور یہی خیال چلا آیا ہے۔ ہمارا غیر احمدیوں سے یہ اختلاف نہیں کہ روزہ رکھو یا نماز پڑھو۔ ہم بھی نماز اور روزہ یونہی ادا کرتے ہیں جس طرح وہ ادا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض عقائد میں اختلاف ہے۔ جو ان کے خراب ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے عقائد قدیم ہیں۔ لیکن لوگوں کے لئے یہ خیالات اور عقائد نئے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے ان اعمال و رسوم و عادات پر اعتراض کرتے ہیں۔ جو انہوں نے خود پیدا کر لی ہیں۔ جو عمل وہ اب کرتے ہیں۔ اگر یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بھی کرتے تو ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ بلکہ ہم اور وہ ایک ہوتے۔

اسیطرح ہماری عیسائیوں سے لڑائی یہ نہیں۔ کہ ہم کوئی نئی بات کہتے ہیں۔ بلکہ ہم میں اور ان میں یہ لڑائی ہے۔ کہ انہوں نے وہ راستہ چھوڑ دیا ہے۔ جو حضرت عیسے علیہ السلام کا راستہ تھا اسیطرح ہمیں یہود سے یہ اختلاف نہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئے عقائد لائے تھے۔ جن کو وہ نہیں مانتے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اگر یہود حضرت موسیٰ کی تعلیم پر قائم ہوتے۔ تو ان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بھی بری نہ لگتی۔

پس ہمارا اختلاف کسی نئی بات کے باعث نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ہے۔ جو سب سے پرانی ہے۔ مگر دنیا اس کو نئی سمجھتی ہے

اختلاف لباس اور طبعی شرم

دنیا میں ایسا ہوتا ہے۔ ایک چیز جو ایک شخص کو اچھی لگتی ہے۔ وہ دوسرے کو بری لگتی ہے۔ بعض علاقوں کے لوگ تہبند باندھتے ہیں۔ اور ایک ملک کے لوگ اس قسم کا پاجامہ پہنتے ہیں۔ جس میں سے پنڈلیاں نظر آتی ہیں۔ کوئی شلوار نما پاجامہ پہنتے ہیں۔ کوئی شلوار کوئی اس قسم کا پاجامہ جسکو شرعی کہتے ہیں۔ گو معلوم نہیں کہ وہ کونسی شریعت ہے جس کے مطابق وہ شرعی پاجامہ کہلاتا ہے۔ کسی ملک میں لوگ لنگوٹی ہی پہنتے ہیں۔ کچھ لوگ ننگے ہی رہتے ہیں۔ مگر کسی خاص قسم کے لباس کے بارے میں شریعت نے احکام نہیں دئے

ہم ہندوانہ پاجامہ نہیں پہنتے۔ جو عام طور پر ریاستوں میں پہنا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی پہنے۔ تو ہم اسپر اعتراض بھی نہیں کرتے۔ انگریز خواہ نو مسلم ہوں وہ پتلون پہنتے ہیں۔ ہم ان پر بھی اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ انسان ہر وضع کا لباس پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایسا نہ ہو جس سے عبادت میں روک پیدا ہو۔ کیونکہ شریعت نے نہ کسی لباس سے روکا ہے۔ نہ کسی خاص کا حکم دیا ہے۔ بلکہ جس ملک میں جو رواج اور پسندیدہ ہے وہ لوگ پہنتے ہیں۔ اور انسان لباس اپنی جسمانی حالت اور ملک کی حالت کو دیکھکر خود بنا سکتا ہے۔ اور خاص قسم کے لباس سے نہ صحت پر اثر پڑتا ہے۔ نہ روحانیت پر۔ مگر باوجود اس کے جو شخص پاجامہ کا عادی ہے۔ وہ تہبند باندھنے پر شرمائیگا۔ تہبند ایسی چیز نہیں جس کیلئے کسی خاص مشق کی ضرورت ہو۔ کیونکہ اتنا تہبند تو ہر ایک شخص باندھ سکتا ہے۔ کہ معمولی طور پر ستر پوشی کر سکے۔ گو اس قسم کے تہبند بھی باندھنے والے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے تہبند دوڑنے اچھلنے کودنے وغیرہ میں نہیں کھلتے۔ اور ایسا تہبند جو معمولی طور پر ستر پوشی کر سکے۔ ایک یورپین بھی باندھ سکتا ہے۔ لیکن جب ایک شخص کو جو تہبند باندھنے کا عادی نہ ہو۔ کہا جائے کہ تہبند باندھو تو وہ شرم کریگا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ باندھنا نہیں جانتا۔ کیونکہ میں نے بتایا ہے۔ کہ اس کے باندھنے کے لئے کسی خاص مشق کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسکی وجہ صرف اسکے لئے تہبند کا نئی چیز ہونا ہے۔

پس تہبند باندھنے میں اس لئے شرم نہیں کی جاتی۔ کہ یہ عمدہ پوشاک نہیں۔ یا یہ ادنی درجہ کی پوشاک ہے کیونکہ لنگیاں وغیرہ قیمتی بھی ہوتی ہیں بلکہ وہ لوگ جو اسکے عادی نہیں اس کے باندھنے سے شرم اس لئے کرتے ہیں۔ کہ پاجامہ پہننے والے کے لئے تہبند باندھنا نئی چیز ہے۔

نئی چیز سے جھجک طبعی امر ہے

یہ بات کہ نئی چیز سے شرم اور جھجک ہوتی ہے۔ اور یہ ایک طبعی بات ہے۔ تین ماہ کے بچے کو بھی اگر کوئی نیا شخص گود میں لینے لگے۔ تو وہ شرم محسوس کرتا ہے۔ اور اس کے چہرے پر گھبراہٹ سی آجاتی ہے۔ نئے آدمی کو دیکھکر اسکی طبعی شرم ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس ہم جو باتیں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں گو وہ قدیم ہیں۔ مگر لوگوں کیلئے چونکہ نئی چیزیں ہیں اس لئے وہ ان سے شرم کرتے ہیں۔

احمدیت اور بعض لوگوں کے دنیوی مفاد

اگر بعض لوگوں کے نفع کے بھی خلاف ہیں۔ مثلاً جیسا کہ گدیاں ہیں۔ وہ احمدیت کے بعد کہاں قائم رہ سکتی ہیں۔ اور وہ علماء جنہوں نے محنت کے بعد جماعتیں بنائی ہیں۔ اور لوگ ان کی عزت بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کی نظر میں ان کی حیثیت استاد کی ہے۔ لیکن اگر وہ ہماری جماعت میں داخل ہونگے۔ تو وہ لوگ جو ان کے تابع ہیں۔ اگر ان کے ساتھ احمدی نہ ہوں۔ تو وہ ان کی کس طرح ماتحتی کر سکتے ہیں اور اگر وہ لوگ بھی احمدی ہو جائیں۔ تو وہ سمجھینگے۔ کہ ہماری اور مولوی کی ایک ہی حیثیت ہے۔ کیونکہ کوئی مولوی جیسا نئے ہیں جب سلسلہ میں داخل ہونگے۔ تو ان کو قرآن کریم کی تفسیر کے اصول سیکھنے ہونگے۔ سلسلہ کی تعلیم سے واقف ہونا ہوگا۔ اور وہ مولوی جو پہلے سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور جو ان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظروں میں حقیر تھے۔ ان کی ان کے سے گردی کرنی ہوگی۔ سوا اس کے جو لوگوں پر حکومت کرتے ہی جاتے ہیں۔ ان کو بھی ان لوگوں کی ماتحتی کرنی اور ان کی بات ماننی پڑیگی۔ جن کے رتبہ کے لوگوں کی بات ماننے کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ پس ان میں سے کچھ تو وہ لوگ ہیں جن کے راستہ میں سلسلہ کے قبول کرنے میں طبعی شرم حائل ہے اور کچھ اپنے رسوخ کو قائم رکھنے کے لئے۔ ایسے لوگوں کی طبعی شرم ہم کو جوش میں لاکر انہیں سلسلہ میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور وہ جوش میں آکر رک جاتے ہیں۔ جیسا کہ بچہ ہوتا ہے۔ کہ اگر اس کی ماں اس کے سامنے کرے تو وہ اس سے نہیں گھبرائے گا۔ مگر اس کی ماں کو چوڑا کہا جائے۔ تب بھی وہ اس سے نہیں ڈریگا لیکن اگر کوئی غیر عورت آئے جس سے کہ وہ طبعی شرم کے باعث دور رہے اگر یہ بھی کہدیا جائے کہ وہ ہوا آیا۔ تو وہ بے اختیار رو دیگا۔

اسی طرح علماء۔ صوفیاء۔ اور لیڈران میں سے بھی کئی طبعی شرم کے باعث جھجکتے ہیں۔ اور دوسروں کو روکتے ہیں یہی حال غیر مذاہب کے لوگوں کا ہے۔ کہ وہ بھی نئی چیز سے جھجکتے ہیں۔ اور چونکہ عوام اپنے اکابر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اس لئے رک جاتے ہیں۔ پھر بعض ہم کو ان چھینتے جائدادوں پر قبضہ کرتے گھروں سے نکالتے عورتیں چھینتے۔ اور بس لگتا ہے تو جان سے بھی مار ڈالتے ہیں۔ اور بعض ایذا دینا پہنچانا اپنے نزدیک کار ثواب کرتے ہیں۔ ان مظالم کا ایک خطرناک نتیجہ نکلا ہے۔ جو ایک طبعی امر ہے۔ جس کا اگر انسداد نہ کیا گیا تو ہماری تبلیغ بالکل رک جائیگی۔

مظالم کا نتیجہ

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہماری جماعت کمزور ہے۔ اور اسپر ہر طرح کے مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور انسان کی طبیعت میں یہ داخل ہے۔ کہ جن لوگوں کی طرف سے اسپر طرح طرح کے مظالم توڑے جائیں وہ ان سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔ احمدیت سے قبل ایک شخص کی ایک عزت بنی ہوتی ہے۔ لوگ اس سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن جب وہ احمدی ہو جاتا ہے۔ تو اس سے نفرت اور حقارت کرنے لگ جاتے ہیں۔ جب وہ کسی مجلس میں جاتا ہے۔ تو شریر لوگ اس کی بے عزتی کرتے اور اس کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ بھی طبعی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ایسا شخص ایسی مجالس اور اس قسم کے لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیتا ہے۔ جو اس کو دکھ دیتے اور اس کی تحقیر و تذلیل کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح پہلی طبعی بات ہر جگہ پر حسن کی نادرست نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی درست نہیں۔ خدا تعالیٰ نے نئی چیز سے جو طبعی جھجک رکھی ہے اس سے یہ مطلب نہیں کہ انسان ہر نئی چیز کو چھوڑ دے۔ بلکہ یہ ہے کہ ہر چیز کو تحقیق کرے اور جو چیز اختیار کرنے کے قابل ہو۔ اسی کو اختیار کرے۔ اسی طرح جو شخص شریروں کی شرارتیں دیکھ کر ان سے مجتنب ہوتا ہے۔ وہ بھی اچھا نہیں کرتا کیونکہ اس سے تبلیغ کے کام میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ ... ہر قسم کے لوگوں سے ملنا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسا شخص بھی اسی طبعی حالت کا غلط استعمال کرتا ہے۔

دوسروں سے میل جول رکھنے کی ضرورت

میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں یہ مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ غیروں کی مجالس میں جانے سے جھجکنے لگ گئی ہے۔ اور ان میں سے ملنا جاتی رہی ہے اور یہ کہ وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچ سکیں۔ اس مادہ میں بھی کمی آگئی ہے۔ یا زیادہ نہیں رہا۔ اور وہ حالت جو اس سے پہلے سالوں میں تھی۔ وہ اب نہیں رہی۔ اور اس طرح ملنا جلنا ترک ہونے سے جماعت کے رعب میں بھی فرق آگیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ آنکھوں کا جو اثر ہوتا ہے۔ وہ دور کی باتوں کا نہیں ہوتا۔ کوئی شخص کتنا ہی شریر اور مخالف ہو۔ جب اس کے سامنے انسان چلا جائے تو اس کی شرارت میں کمی آجاتی ہے۔ یا کم از کم اس کی آنکھوں میں حیا آہی جاتی ہے۔ تمہارے متعلق مخالفین اس قسم کی ہزار خبریں پڑھیں کہ تم ممالک غیر میں کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہو۔ اس کا ان پر اثر نہیں ہو سکتا جتنا اس کا اثر ہو سکتا ہے۔ کہ تم ان سے ملو۔ اور اپنی زبان سے ان کو حالات سناؤ آجکل جو یہ کہدیا جاتا ہے کہ وہ شریر ہیں۔ ان سے کیا ملنا ہے۔ اس سے جماعت پر مظالم میں کمی نہیں آتی بلکہ اگر غیر لوگوں کو ہمارے لوگ ملیں۔ اور تبلیغ کریں اور حالات سے آگاہ کریں تو محض میل ملاقات سے ہی حالات میں تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو شخص ظلم کرتا ہے اس سے بھی کامل علیحدگی دانائی نہیں۔ بلکہ اس سے ملنا اور اس کو نصیحت کرنا ضروری ہے۔ اور وہ اس کا مستحق ہے۔

اخلاق فاضلہ

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ دوسروں سے ملنساری پیدا کرو۔ اخلاق فاضلہ یہ نہیں ہیں۔ کہ جو تم سے ملتا ہے تم اس سے نرمی کا سلوک کرو۔ بلکہ اخلاق فاضلہ کا منشاء یہ ہے۔ کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ۔ اور ان سے ملو۔ اور ان سے ہمدردی اور عمدہ برتاؤ کرو۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ غیر احمدیوں۔ سکھوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں وغیرہ سب سے ملیں۔ اور تعلقات پیدا کریں۔

غیروں سے ملنے کے معنے عقائد کی قربانی نہیں

مگر یہاں ایک نکتہ اور بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک گروہ ہلاک ہو گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگوں سے ملنے اور ہمدردی کرنے اور دنیوی تعلقات رکھنے کے یہ معنے نہیں کہ اپنے مذہبی عقائد بھی ان کی خاطر قربان کریں۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہندوؤں سے تعلقات تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ضرورت کے وقت ایک مشہور ہندو سے جو آپ کا دعویٰ سے پہلے کا واقف تھا۔ آپ نے قرضہ روپیہ منگوایا تھا۔ اور اس نے بھیجدیا تھا۔ اسی طرح یہاں کے بعض ہندوؤں سے آپ کے تعلقات تھے۔ وہ آپ کے پاس آتے اور گھنٹوں باتیں کرتے رہتے تھے۔ جوانی کے زمانہ سے آپ کے ان لوگوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ اور تیس چالیس سال تک آخری عمر میں تعلقات رہے۔ ان لوگوں نے آپ کے الہامات سنے اور معجزات کو دیکھا۔ ان کو تو نہ مانا مگر تعلقات دنیوی پھر بھی رہے۔ کیا ان تعلقات کی وجہ سے آپ نے اسلام کا منشاء چھوڑ دیا یا آپ نے اوروں کو بھی اسلام پر قائم کیا۔ آپ کے سب مذاہب کے لوگوں سے تعلقات تھے۔ مگر ان تعلقات کا مذہبی عقاید پر کچھ اثر نہیں تھا۔ کیونکہ دوستی کے تعلقات کا یہ منشاء نہیں ہوتا کہ مذہبی عقائد کی قربانی کی جائے۔ دوستی کے لئے مذہب کی قربانی نہیں ہوا کرتی۔ پس یہ مت سمجھو کہ اگر غیروں سے دوستی کرینگے۔ تو عقاید مذہبی کی قربانی کرنی پڑیگی۔ دوستی کے لئے مذہب کی قربانی کرنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ دیکھو اگر کسی شخص کا بچہ اس لئے روئے کہ مجھے سنکھیا دو۔ تو ماں باپ کی محبت کا یہ تقاضا نہیں ہے۔ کہ اس کی اس خواہش کو پورا کریں۔ کیونکہ اس میں بچے کا فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ یا کوئی دوست اپنے دوست کو کہے کہ تم کوئیں میں کود پڑو تو اس بات کا ماننا غلطی ہوگی۔ کیونکہ کنوئیں میں کودنے سے دوست کا فائدہ کچھ نہیں۔ مگر کودنے والے کی جان کا خطرہ ہے۔ پس اگر تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے عقیدہ کو چھوڑ دوگے تو اس میں دوسرے کا فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ البتہ تمہارا نقصان ہوگا۔

دوسروں سے کہاں تک ملو

یہ بھی مت سمجھو کہ دوستی اسی وقت ہو سکتی ہے جب عقیدہ قربان کیا جائے۔ کیونکہ دوستی کے لئے عقیدہ قربان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہاں جبکہ دوسروں کے لوگ ہیں اور دوسرے پر اثر ڈالنے کی بجائے اس کا اثر قبول کرتے ہیں۔ وہ اپنی فکر کریں۔ اگر تم غیروں سے ملو ان سے تعلقات پیدا کرو اور اپنے مذہبی معاملات کو قربان نہ کرو۔ اور باقی دنیوی معاملات میں قربانی کرو۔ ان کی ہمدردی کرو۔ تو وہ لوگ نہ صرف خود تم پر زیادتیاں کرنا چھوڑ دینگے۔ بلکہ اوروں کے مظالم میں بھی تمہارے مددگار رہونگے۔ اور تمہارے حقوق کی حفاظت کرینگے۔

پس دونوں باتوں کو مدنظر رکھو۔ اخلاق کی رعایت رکھو اور مروت کو مت چھوڑو۔ دنیاوی معاملات میں ہمدردی اور غمگساری کرو مصیبتوں میں دوسروں کا ہاتھ بٹاؤ اور نیک مشورے دو۔ اور ان سے مشورے لو۔ اور مشکلات میں ان کے کام آؤ۔ لیکن ان تعلقات کی وجہ سے دین میں خلل نہ آنے دو۔

ترک تعلقات کے نقص کو دور کرو

اگر ہمارے احباب یہ امور ملحوظ رکھیں تو نہ فطرت مرے گی نہ تبلیغ کے کام میں روک پیدا ہو گی۔ بعض نے نیکی اس کو سمجھ لیا ہے۔ کہ خاموش رہیں۔ اور دوسروں سے تعلقات نہ رکھیں۔ یہ نیکی نہیں ایسے لوگ سست اور غافل ہیں۔ اور یہ ان کی کمزوری ہے۔ اور نقص ہے۔ اس کو دور کرنا چاہیئے۔ اور اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ جو شخص دوسروں سے مل نہیں سکتا۔ وہ بھی بیمار ہے۔ اسکو علاج کرنا چاہیئے۔ اور جو عقائد چھوڑتا ہے وہ بھی اپنے کو ہلاک کرتا ہے۔ چاہیئے کہ لوگوں سے ملو اور ایسے تعلقات پیدا کرو۔ کہ وہ تمہارا اپنے آپ کو محتاج خیال کریں۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تم لوگوں سے ملو۔ ان کی ہمدردی کرو مگر اپنے عقاید کو لوگوں کی خوشی کے لئے قربان نہ کرو۔ اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ اور لوگوں سے ملنا ترک کر کے دین کی تبلیغ میں روک نہ ہو۔

ضلع گورداسپور کے ایک مخلص احمدی کا انتقال

جب دوسرا خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔

آج بھی ایک جنازہ ہے۔ گو میں نے اعلان کیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ایسے بھائی جو زمیندار اور مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ اور جہاں تک میرا ان سے تعلق تھا۔ میں نے ان کو اچھا ہی سمجھا تھا۔ جن کا نام چوہدری علی محمد تھا۔ دنجوال ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ فوت ہوگئے ہیں۔ ضلع گورداسپور کی جماعتیں قادیان کی جماعت کو چھوڑ کر علمی حالت میں کمزور ہیں۔ عام طور پر جو لوگ سلسلہ میں داخل ہیں۔ ان میں سے کم ہیں سلسلہ کے لئے غیرت اور دین میں انہماک اور سلسلہ سے واقفیت پیدا کرتے اور سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا خیال ہو ایسے کم ہیں جن پر سلسلہ کی محبت مستولی ہے۔ اور تبلیغ کا جوش ہے۔ لیکن مرحوم انہی کم لوگوں میں سے ایک تھا۔ مخلص اور جوشیلا تبلیغ میں منہمک رہتا تھا۔ میرے نزدیک ان کے فوت ہونے سے جماعت گورداسپور میں کمی آگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کمی کو پورا کرے۔ اور مرحوم میں جو غلطیاں ہوں ان کو اپنا رحم کر کے معاف کرے۔ جمعہ کے بعد ان کا جنازہ پڑھا ہوگا۔

امریکہ میں اشاعت اسلام

تثلیث کی جگہ توحید

گذشتہ جمعرات کو بشپ فرانسس نے حضرت ڈاکٹر مفتی صاحب کو ٹیلیفون پر بلا کر کہا کہ آئندہ سنیچر وار کی شام کو اس کے مکان پر شہر کے معزز لوگوں کا جلسہ ہے۔ اور بعض احباب اسلامی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ لہذا میں آپ سے جلسہ میں شامل ہونے کی درخواست کرتا ہوں۔ وقت مقررہ پر ہم بشپ صاحب موصوف کے مکان پر پہنچ گئے تھوڑی دیر میں ایک کافی گروہ جس میں قریباً ۰ہ مرد و زن شامل تھے۔ جمع ہوگیا۔ بلحاظ ایک پرائیویٹ میٹنگ کے اسے مجمع کثیر کہنا غلط نہ ہوگا۔ اول بشپ صاحب نے ہم کو سب احباب سے انٹروڈیوس کرایا۔ بعد ازاں مختلف مضامین پر سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ مسیح موعود علیہ السلام کے حواری صادق نے فرداً فرداً سب کو حضرت محمد و احمد علیہم السلام کے نام کی تبلیغ کی اور سب کو تھوڑا تھوڑا لٹریچر دیا گیا۔ یہ جلسہ قریباً ۳ گھنٹہ تک رہا۔ اس لئے حضرت مفتی صاحب کو دل کھول کر انکے لوگوں کو کھلکر تبلیغ کرنیکا خوب موقع ملا۔

دوران گفتگو میں چند لوگ کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہے ہم ہندوستان میں مشنری بھیجتے ہیں۔ اور آپ ہماری طرف ہندوستان سے مشنری ہو کر آئے ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ ہندوستان میں امریکن مشن کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ان کو آج تک کامیابی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہاں ربانی مشن قائم ہے۔

بشپ صاحب موصوف نہایت کشادہ دل اور سادہ انسان ہیں۔ چونکہ لوگ زیادہ تھے۔ اور کمرہ تنگ تھا اس لئے چند احباب قالین پر بیٹھے۔ جنمیں بشپ صاحب بھی شامل تھے۔ اور حضرت مفتی صاحب مجمع کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اور ان کے ارد گرد تمام احباب جمع تھے۔ چند شخصوں نے اسلامی عقائد پر سوالات کئے۔ جن کو ڈاکٹر صاحب نے تسلی بخش جواب دیا۔ اور چند لوگوں نے مسجد میں آنے کا وعدہ بھی کیا۔ اس طرح سے مسیح محمدی کے حواری نے مسیح موسوی کی کھوئی ہوئی بھیڑوں میں حق کا پرچار کیا۔ اور تثلیث کی جگہ توحید کی تبلیغ کی۔ بوقت رخصت بشپ فرانسس و مسز فرانسس نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اور آئندہ آنے کے لئے دعوت دی۔

ہفتہ واری جلسہ

آج صبح ۱۱ بجے ہفتہ واری جلسہ ہوا جس میں قریباً ۵۰ احمدی اصحاب شامل تھے۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ختم ہوا۔ اختتام پر تین نئے جنٹلمین و ایک لیڈی دائرہ اسلام میں داخل ہو کر جماعت مخلصین کی مسرت کا باعث ہوئے۔ نیز ایک ہندوستانی احمدی صاحب کے گھر خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ جس کے کان میں حضرت مفتی صاحب نے اذان کہی۔ دن بدن تبلیغی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے۔ انشاء اللہ مسلم سن رائز اپنی نورانی کرنوں سے سیاہی مائل دلوں کو جلد منور کریگا۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف خان آف جہلم ۱۷ / ستمبر ۱۹۲۳ء از شکاگو

مسیح موعود و علماء زمانہ

ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا " ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی کتابیں (مسیح موعود و علماء زمانہ) جو بطور سوال و جواب لکھی گئی ہیں وہ لڑکیوں کے لئے بہت آسان اور مفید ہیں " احباب کو ان کتابوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

321

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کے متعلق امدادی فہرست

الحمدللہ کہ جن احباب نے گذشتہ سال جلسہ کے موقعہ پر امداد دی تھی۔ ان احباب نے بالعموم اس جلسہ ۱۹۲۲ء پر گذشتہ سال سے بڑھکر امداد دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس سے قبل ایک فہرست امدادی وعدوں کی الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ دوسری فہرست شائع کرتا ہوں۔ ہر الفضل پڑھنے والے کا فرض ہے۔ کہ وہ اس فہرست کو غور سے ایک ایک چیز کر کے پڑھے۔ اور جن جماعتوں نے ابھی وعدہ نہیں کیا۔ وہ بواپسی ڈاک مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ کب اور کس قدر رقم ارسال کریں گے۔ میں احباب کی فوری توجہ کا منتظر ہوں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق افسر جلسہ سالانہ

نمبر شمار	نام معطی	جنس	مقدار یا وزن
۱	شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان	مٹی کا تیل	[illegible]
۲	اختر علی صاحب بھاگلپوری انسپکٹر پولیس	آرد گندم	۱۲ من
۳	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ الصلوٰۃ	"	۱۰۰
۴	مرزا محمد شفیع صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ جات	"	صہ
۵	محمد رفیع صاحب انسپکٹر پولیس جھنگ	"	۱۰ عہ
۶	حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ	"	[illegible]
۷	غلام نبی صاحب ہاشمی راولپنڈی	"	۲۰ عہ
۸	جماعت اوجلہ گورداسپور	"	[illegible]
۹	جماعت کانپور	"	۳۰ عہ
۱۰	سراج الدین صاحب اسٹیشن ماسٹر	"	۲۰ عہ
۱۱	چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر پولیس	"	۱۲ عہ
۱۲	بابو نور الدین صاحب نقشہ نویس	"	صہ
۱۳	شیخ عبد المالک صاحب ملک والہ	"	صہ
۱۴	فتح محمد صاحب جگراؤں	"	۲۰ عہ
۱۵	جماعت سنور ریاست پٹیالہ	"	۳۰ عہ
۱۶	محبوب عالم صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع اٹک	"	صہ
۱۷	جماعت اکولہ ملک برار	"	۲۵ عہ
۱۸	انوار حسین خانصاحب شاہ آباد	"	۱۰ عہ
۱۹	نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر ڈنڈہ کسووال	"	صہ
۲۰	بابو فضل احمد صاحب راولپنڈی	آرد گندم	۳۰ عہ
۲۱	اہلیہ " " "	"	۱۰ عہ
۲۲	بابو غلام حسین صاحب راولپنڈی	"	۱۰ عہ
۲۳	جماعت لاہور	"	۱۵
۲۴	جماعت حیدرآباد دکن	"	۱۰۰۰
۲۵	دفعدار عبد اللہ صاحب راولپنڈی	"	صہ
۲۶	میاں عبد اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر	-	صہ
۲۷	مستری برہان الدین صاحب راولپنڈی	"	صہ
۲۸	میاں عبد اللہ صاحب ڈریسر	"	صہ
۲۹	جماعت سہارنپور	"	۱۰ عہ
۳۰	جماعت سمبڑیال	"	۳۰ عہ
۳۱	جماعت دہلی	"	۵ عہ
۳۲	جماعت گورداسپور	"	۳۰ عہ
۳۳	جماعت بمبئی	-	۵ عہ
۳۴	علی احمد صاحب امرتسری بنگلہ	"	۵۰ عہ
۳۵	ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر	"	صہ
۳۶	نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ	ترکاری	۲۰۰
۳۷	اہلبیت " " " "	لونگی	۳۰ عہ
۳۸	" " " " "	انگور کلی	۳۰ عہ
۳۹	ایک معزز خاتون مالیر کوٹلہ		۶۰ عہ
۴۰	اہلبیت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب	چاول باسمتی	۵۰ عہ
۴۱	خان صاحب عبد الرحمن خانصاحب	مرچ	[illegible]
۴۲	شیخ عبد الرحیم صاحب اتالیق صاحبزادگان نواب محمد علی خانصاحب	الائچی کلاں	صہ
۴۳	" " " " "	لونگ	[illegible]
۴۴	" " " " "	دارچینی	[illegible]
۴۵	میر عنایت علی صاحب خزانچی نواب صاحب	[illegible]	صہ
۴۶	حافظ جمال احمد صاحب	موم بتی	[illegible]
۴۷	رحیم دین صاحب ملازم نواب صاحب	لہسن	۲ من پختہ
۴۸	عمر اعطار نواب صاحب	گھی	[illegible]
۴۹	"	الائچی خورد	[illegible]
۵۰	[illegible] رقیہ بیگم صاحبہ [illegible]	کھدر	۵ گز
۵۱	جیوی خادمہ نواب صاحب	"	۹ گز
۵۲	اولاد و احفاد جناب نواب صاحب	چٹائیاں	۳۰ عہ
۵۳	جماعت اوجلہ	ماش	۲ من پختہ
۵۴	مولوی محمد دین صاحب امام مسجد شادیوال خورد	کھدر	
۵۵	حکیم محمد عمر صاحب ضلع منٹگمری		۱۰۰
۵۶	جماعت مالابار	کھدر	۵۰ گز
۵۷	طفیل احمد صاحب چندوسی	کاغذ	ایک رم
۵۸	مولوی احمد دین صاحب ضلع جالندھر	گوشت	[illegible]
۵۹	سردار خان صاحب کیمل پور	خشت پختہ	۵۰۰ عدد
۶۰	طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	[illegible]	۴۵۰
۶۱	" " " "	پوسٹ کارڈ	۵۹۶
۶۲	" " "	سادہ لفافے	۱۴۳
۶۳	" " "	کاغذ	۲ دستہ
۶۴	" " "	[illegible]	۹۴
۶۵	" " "	[illegible]	۲ تختہ
۶۶	" " "	[illegible]	[illegible]
۶۷	" " "	[illegible]	۹۱
۶۸	" " "	[illegible]	۳۴
۶۹	طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	سیاہی	[illegible]
۷۰	" " " "	نمک	[illegible]
۷۱	جماعت گھنوں والی ضلع راولپنڈی	گھی	۲ پیپہ
۷۲	گھٹالیاں	"	۱ پیپہ
۷۳	جماعت گوکھووال ۱۲۱	"	۱ پیپہ
۷۴	جماعت گوکھووال ۲۴۶	"	۱ پیپہ
۷۵	" " "	گندم	[illegible]
۷۶	سید مزمل شاہ صاحب گھیٹر	گھی	۱ پیپہ
۷۷	جماعت چک ۹۹	"	۱ پیپہ
۷۸	ملک بشیر محمد صاحب	"	۱ پیپہ
۷۹	جماعت بھینی شرقپور	"	[illegible]
۸۰	میاں امیران بخش صاحب شیخوپورہ	"	ایک پیپہ
۸۱	چک ۳ جنوبی	"	ایک پیپہ
۸۲	میاں غلام مصطفیٰ صاحب گھمیانہ	"	دو پیپہ
۸۳	چک نمبر ۳۵ جنوبی	"	ایک پیپہ
۸۴	چک محمود پور ۵۵ ضلع منٹگمری	"	ایک پیپہ
۸۵	چک نمبر ۳۰ "	"	ایک پیپہ
۸۶	چک ۲۳۳ کلیانپور	"	ایک پیپہ
۸۷	چک ۹	"	ایک پیپہ
۸۸	چک ۱۱	"	ایک پیپہ
۸۹	ڈپٹی آصف زمان صاحب	آرد گندم	۳۰
۹۰	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسر	"	۱۰
۹۱	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب	ایندھن	۱۰۰
۹۲	جماعت منصوری	ادرک	[illegible]
۹۳	بابو نصر اللہ خانصاحب اسسٹنٹ	آرد گندم	۲۵
۹۴	اہلیہ صاحبہ " " " "	"	[illegible]
۹۵	بنت " " " " "	"	[illegible]
۹۶	کمال الدین صاحب احمدی	"	صہ
۹۷	جمال الدین صاحب احمدی	"	[illegible]
۹۸	رفیعہ بیگم صاحبہ	"	[illegible]
۹۹	الٰہی بخش صاحب [illegible]	"	صہ
۱۰۰	بابو نصر احمد صاحب	زیرہ سیاہ	[illegible]
۱۰۱	" " گیلیاں و تختہ برائے جلسہ گاہ	[illegible]	[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

الفضل سلسلہ احمدیہ کا آرگن
پاکیزہ اشتہارات کی اشاعت
کا بہترین ذریعہ ہے (منیجر الفضل)

اعلان

ہمیں ایک احمدی استاد جو ایس۔ اے۔ وی پاس ہو اور انگلش جے۔ اے۔ وی پاس درکار ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ اگر ایس۔ اے۔ وی نہ ہو۔ تو بی اے بی۔ احمدی مل جاوے تو رکھا جاویگا۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ حاجت مندوں کا پتہ دیا جاوے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خضاب دلپذیر

پوڈر کی صورت میں ہے۔ تھوڑے سے پانی میں گھول کر لگایا جائے تو پانچ منٹ میں اصلی قدرتی بالوں کی طرح بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ تعریف نہیں کرتے بطور نمونہ منگوا کر خضاب خود آپ کو اپنا گرویدہ کر لیگا۔ نمونہ مرکے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائن سرگودہا

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے۔ کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفا یاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ معرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت [illegible] قیمت گولیاں فی سینکڑہ مع محصولڈاک عہ

منیجر عزیز ہوٹل قادیان

ضرورت ہے

ہمارے نہایت ہی اعلیٰ خضاب بہار شباب کے واسطے ہر ایک جگہ ایجنٹوں کی فوراً ضرورت ہے کمیشن کافی سے زیادہ ہے۔ خضاب کا نمونہ اور شرائط ایجنسی صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگالیں۔ قیمت فی بکس عہ و محصول ۹ر

پتہ

منیجر دارالشفاء جان عالم ن گورداسپور قادیان ضلع

طاقت [illegible]ی کا ضیاع

[illegible]

سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے موتی نے کو۔

خدا کی نعمت عجیب ہے

خدائے تعالیٰ کے فضل سے جواہرات ملتے ہیں۔ خواہ امیر ہو یا غریب ہر ایک چاہتا ہے۔ مگر بعض بغیر کوشش کئے ناامید و مایوس ہو کر تمام عمر غفلت سے دل ہی دل میں افسوس سے بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کو ضرور توجہ فرمانی چاہئیے۔ آخر خدا ہے۔ اس نے اپنے کرم سے ہر بیماری سے بچنے کے سامان رکھے ہیں۔ مگر فائدہ اٹھانے والے توجہ نہ کرکے خدا کی دی ہوئی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ ۱۹۱۰ء میں خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر بچے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ حضرت مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ بہت مہربانی فرماتے تھے۔ کیونکہ ۱۹۰۹ء میں میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے آپ نے مجھ سے فرمایا۔ میاں تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ لوگ توجہ نہیں کرتے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ اس کے استعمال سے خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے۔ میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس دوائی کے استعمال کے بعد میرے ہاں تین لڑکے خدا کے فضل سے پیدا ہوئے۔ جن دوستوں کے ہاں یہ بیماری ہو۔ یہ عجیب دوائی استعمال کریں۔ یقیناً خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنے۔

المشتہر عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

موپلہ قیدیوں کی گاڑی کا حادثہ

کوائمبٹور ۹ نومبر
سرکاری وکیل نے کل شام کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایچ ایل بریوڈ کی عدالت میں ایک عرضی دعوے بنام سارجنٹ اینڈریو ریمیڈ کانسٹیبل گوپال نائر نرائن نائر راونی نائر اور نمبیار ریبی کنھیا اور پی کنھونی نائر ملزمان زیر دفعات ۳۰۴ ضابطہ فوجداری و ۱۲۸ و ضابطہ قانون ریلوے بحکم سرکار موپلہ قیدیوں کے گاڑی کے حادثہ کے متعلق پیش کیا۔

سر ولیم ونسنٹ کو الوداعی پارٹی

دہلی ۹ نومبر
وائسرائے اور لیڈی ریڈنگ ۲۰ نومبر بروز جمعہ کو سر ولیم کو الوداعی پارٹی دیں گے۔

اکالیوں کی گرفتاری

(امرتسر ۱۰ نومبر)
آج ایک سو پانچ اکالی گرفتار ہوئے۔ اور کل میزان ۵۰۰۴ تک پہنچ گئی ہے۔

اٹک کے اکالی قیدیوں کا مقاطعہ جوعی

(امرتسر ۹ نومبر)
گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اعلان مظہر ہے۔ کہ اٹک کے اکالیوں نے خراب خوراک کے باعث اور کم پانی ملنے کے سبب مقاطعہ جوعی کر دیا ہے۔

افغانی سرحدی حملہ کی افواہ غلط ہے

(دہلی ۸ نومبر) اخبارات کی یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ مشرقی ترکی کے معاملات سے متاثر ہو کر امیر افغانستان اپنی فوجیں سرحد کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔

کونسل پر چھاپہ مار کر تباہ کر دو

لکھنؤ ۱۰ نومبر۔ آج پنڈت موتی لال جی نہرو یہاں تشریف لائے۔ شام کو آپ نے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کی۔ جس میں کہا گیا کہ کونسلوں میں داخل ہونے کے سوال پر بحث کی۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم کو کونسلوں پر چھاپہ مار کر انہیں تباہ کر دینا چاہیئے۔

سردار نرنجن سنگھ کی بریت

ہوشیارپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ۸ نومبر کو سردار نرنجن سنگھ جی عالم بری کر دیئے گئے۔

بمبئی میں ایک خوفناک قتل

(بمبئی ۱۰ نومبر)
بوہرہ قوم کے دو فرقوں میں جو دشمنی پڑ گئی ہے۔ وہ بڑھ رہی ہے۔ ایک شخص نے بوہرہ ملاں کے خلاف ہائی کورٹ میں شہادت دی تھی۔ اسے ایک دوسرے کی دکان میں سخت مجروح کیا گیا۔ جب اسے شفا خانہ میں لایا گیا تو وہ جاں بحق ہو گیا۔

کلکتہ میں کونسلوں میں داخلہ کی مخالفت

کلکتہ ۸ نومبر سول نافرمانی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کے ساتھ کلکتہ میں پولیٹیکل سرگرمی شروع ہو گئی ہے۔ اہل بنگال کی رائے جیسا کہ یہ اخبارات میں ظاہر کی جاتی ہے۔ کونسلوں کے داخلہ کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ آج کالج سکوئیر میں زیر صدارت ڈاکٹر پرنسپل چندر گھوش ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ہندو اور مسلمان اصحاب نے تقریریں کیں۔ تمام نے داخلہ کی مخالفت کی۔ ایک تقریر کنندگان نے ذمہ داروں کے رویہ کی مذمت کی۔

جمعیۃ العلماء ہند اور موجودہ ترکی کا جھگڑا

دہلی ۱۲ نومبر جمعیۃ العلماء ہند کی مجلس عاملہ کے غیر معمولی اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ اور جناب حکیم اجمل خان اور ڈاکٹر انصاری کے دستخط سے ایک مشترکہ اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں مشرق قریب کے حالات پر خیالات کا اظہار کیا گیا ہے قرارداد منظور شدہ اور اعلان شائع کردہ میں ان خبروں کو جو خبروں کی وساطت سے ہندوستان میں پہنچتی ہیں شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ اس لئے مجلس عاملہ خلیفۃ المسلمین کی دنیوی اور دینی اقتدار کی علیحدگی کے متعلق کوئی فتویٰ صادر نہیں کر سکتی ہے بلکہ مجلس عاملہ کو اعتماد ہے کہ مسلمانان ہند حسب معمول حکومت انگورہ کی مدد کرتے رہیں گے کیونکہ ان غازیان اسلام کی حفاظت اسلام کی ہے۔

دوسرا فوجی اکالی جتھا

۲۳ نومبر ایک سو دس فوجی وظیفہ یافتگان کا دوسرا جتھا زیر کمان رسالدار رنجیت سنگھ گوروکے باغ کو روانہ ہوا جتھے کے آگے آگے بینڈ بج رہا تھا اور ایک کثیر مجمع پیچھے جا رہا تھا۔ رسالدار بہادر اپنی فوجی وردی میں تھے۔ اور وردی کے اوپر تمغے اور نشان لگا رکھے تھے نشان ہینتیسویں بنارس فوج کا تھا۔ باقیماندہ فوجی اکالی سپاہ اور ترمیم وردیاں پہن رہے تھے۔ ان میں سے بھی بعض فوجی نشان لگائے ہوئے تھے۔ جس وقت جتھہ شہر سے گذر رہا تھا تو تمام راستے بند ہو گئے تھے۔ دکانیں بالکل بند تھیں۔ مکانوں کی کھڑکیاں اور چھتیں آدمیوں سے بھری پڑی تھیں۔ اور پھولوں کا مسلسل مینہ برس رہا تھا۔ جتھہ گورو کے باغ ہو کر ایک دو دن آرام کرے گا۔ اور پھر گرفتاری کے لئے آگے بڑھے گا۔

آثار قدیمہ کی دریافت کے متعلق افغانستان کا معاہدہ

الہ آباد ۱۱ نومبر
پایونیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ افغانستان اور فرانس کے وفد کے درمیان جو آثار قدیمہ کی دریافت کے لئے مقرر ہوا تھا ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔

لکھنؤ کونسل میں مسلمانوں کو شکست

لکھنؤ ۱۱ نومبر
مجلس وضع قوانین میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مسودہ قانون میں غالب رائے سے یہ ترمیم پاس ہو گئی۔ کہ ازمنی پر ۳ فی صدی کی بجائے جیسا کہ پہلے تجویز تھا۔ ۱½ فیصدی زائد ٹیکس لگایا جاوے۔ مسلمانوں کی رائے تھی۔ کہ زائد ٹیکس بالکل نہ لگایا جائے۔ مگر لبرلوں۔ زمینداروں اور زیادہ تر ہندوؤں کے ایک طرف ہو جانے سے مسلمانوں کو شکست ہوئی۔

نڈیاد کی ترک موالات میونسپلٹی اور حکومت

احمد آباد ۱۱ نومبر
حکومت بمبئی کے حکم سے نڈیاد میونسپلٹی کے صدر کو جس نے دیگر ترک موالات ممبروں کی معیت میں ممبری سے استعفا نہیں دیا تھا علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج نے نڈیاد میونسپلٹی اور قومی تعلیمی مجلس کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ بتائی جائے کہ کیوں نہ ... جو اُنہوں نے حکومت کے ... مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

"المسلمین" خلیفۃ امیر برطانی جنگی جہاز میں لنڈن - ۸ر نومبر - ٹائمز کا وقائع نگار مقیم پیرس رقمطراز ہے۔ کہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سلطان معظم نے ایک برطانی جنگی جہاز میں پناہ لی ہے۔

قسطنطنیہ کے حالات تاریکی میں لنڈن - ۱۰ر نومبر گذشتہ اڑتالیس گھنٹہ میں قسطنطنیہ سے کوئی سرکاری اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ باخبر اشخاص کو حالات کے زیادہ اصلاح ہونے کی کوئی خبر نہیں۔ حالت کو بہت مشتبہ بتایا جاتا ہے۔ حکومت کا آخری فعل یہ تھا کہ اپنے ہائی کمشنر (ان) کی اس تجویز کی (نا) ئید کرے۔ کہ اگر رافت پاشا سے گفت وشنید کرنے کا نتیجہ بہ نہ ہوا کہ ترک اور اتحادی مل کر انتظام کریں۔ تو قسطنطنیہ کے گرد قلعہ بندی کر لی جائے گی۔ کوشش کیجا رہی ہے۔ کہ قسطنطنیہ کے گرد ونواح کے جنگی جہازوں کے ساتھ بے تار پیام رسانی کا تعلق قائم کیا جائے۔ جس سے وہاں کی حالت پر کچھ روشنی پڑ سکے۔ کابینہ کا خیال ہے۔ کہ حالت میں کوئی ترقی یا اصلاح نہیں ہوئی۔ حکومت کی آرا بہت خفیہ رکھی جاتی ہیں۔ اور وہ بہت محتاط ہے۔ کہ اتحادیوں اور ترکان احرار کے نمایندگان کی گفت وشنید پر قبل از وقت کوئی رائے قائم کی جائے۔

"المسلمین" خلیفۃ امیر ابھی معزول نہیں ہوئے قسطنطنیہ - ۱۰ر نومبر حالت بہت رو بہ اصلاح ہے۔ کیونکہ رافت پاشا نے اتحادی ہائی کمشنروں کے افسر اعلیٰ سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ سلطان وحید الدین سادس ابھی تک خلیفہ ہیں۔

"المسلمین" خلیفۃ امیر اور رسم سلاملق قسطنطنیہ - ۱۲ر نومبر سلطان اور درباری گارڈ میں بیٹھ کر قصر ملیدیز کو گئے۔ تاکہ رسم سلاملق کی تقریب ادا کریں۔ نئی حکومت کے نمایندگان شامل نہیں ہوئے۔

مجلس مصالحت کا انعقاد قسطنطنیہ - ۱۰ر نومبر - امید کی جاتی ہے۔ کہ مجلس مصالحت کا اجلاس ۲۰ر نومبر کو ہوگا۔ اسی اثناء میں اتحادی ابتدائی بحث کے ذرائع طے کر سکیں گے۔

مجلس مصالحت میں ترکی کا قائم مقام پیرس - ۱۰ر نومبر - انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مجلس مصالحت میں عصمت پاشا کے علاوہ رشید بے اور رشا نحمت بے بھی شامل رہیں گے۔

قسطنطنیہ سے عیسائیوں کے اخراج کی تجویز حکومت ملیہ انگورہ قسطنطنیہ سے عیسائیوں کے کامل اخراج کی تیاریاں کر رہی ہے۔ بہت سے یونانیوں اور یہودیوں کو ابھی سے مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ رخصت ہو جائیں۔

خلافت اور سلطنت میں تفریق نہیں ہو سکتی پیرس - ۹ر نومبر - ترکی جرنیل شریف پاشا نے مصطفیٰ کمال پاشا کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ جسمیں آپ نے خلیفہ کو سلطانی حقوق سے محروم کرنے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس سے اسلام میں ایک فتنہ عظیم پیدا ہوگا جس کے نتائج عالم اسلام کے لئے نہایت خطرناک ہوں گے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ ان کا اقتدار اس غلطی کو روک دیگا۔

لارڈ کرزن اور "المسلمین" خلیفۃ امیر کا عزل لنڈن - ۱۰ر نومبر لارڈ کرزن نے اپنی حالی کی تقریر میں سلطان ترکی کی معزولی اور خلیفہ کی مادی طاقت کی منسوخی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مجھے حیرت ہے۔ کہ مسلمانان عالم عموماً اور مسلمانان ہند خصوصاً کیا خیال کریں گے۔ جن سے کہا گیا تھا کہ انہیں اس وجہ سے برٹش گورنمنٹ کو مشتبہ اور دشمن کی نظروں سے دیکھنا چاہئیے۔ کہ ہمارے متعلق فرض کر لیا گیا تھا۔ کہ ہم وہی مقصد رکھتے ہیں۔ کہ جو اب ترکوں کا ظاہر ہوا ہے۔ اس واقعہ نے شبہات کے متعلق جو ہمارے متعلق کئے جاتے تھے۔ مکمل جواب دیدیا ہے۔

حکومت انگورہ کے مطالبات کا خلاصہ لنڈن - ۹ر نومبر - حکومت انگورہ کے مطالبات میں جن کا ذکر رپورٹر کے پیغام قسطنطنیہ مرسلہ ۹ر نومبر میں کیا گیا تھا۔ موصل عراق (عرب) کا حصول سرحد شام کی اصلاح یونان سے جو میرکز دو ٹریڈر تا وان جنگ کی وصولی یونان کے دعوے مغربی تھریس سے انکار۔ مغربی تھریس کے باشندوں کی رضامندی پر اصرار اور یونانی جزائر کی آزادی کے مطالبات شامل ہیں۔ جو ایشیائے کوچک کے ساحل سے نزدیک واقع ہیں۔

فرانس اٹلی اور برطانیہ کا فریق اتحاد لنڈن - ۸ر نومبر - ایوننگ نیوز کو معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس اور اٹلی نے برطانیہ عظمیٰ کو پورا پورا یقین دلا دیا ہے۔ کہ وہ قسطنطنیہ میں امن قائم کرنے کے لئے اس کی تائید و حمایت کرینگے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ آج اتحادی ترکان احرار کو ایک یادداشت بھیج رہے ہیں۔ جس کے متعلق پیرس میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک قسم کا الٹی میٹم (اعلان جنگ) ہے۔ جس میں ہنگامی صلح کی شرائط کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

امریکن جنگی جہاز کی روانگی قسطنطنیہ کو لنڈن ۹ نومبر واشنگٹن - محکمہ بحری نے ٹیس برگ نامی جنگی جہاز کو حکم دیا ہے کہ جبل الطارق سے فوراً قسطنطنیہ چلا جائے تاکہ بروقت ضرورت کام آسکے۔

اتحادیوں کی ترکان احرار کو دھمکی قسطنطنیہ ۹ - نومبر - آج شام کے سات بجے اتحادی ہائی کمشنران نے نمایندہ انگورہ کے ایک یادداشت حوالہ کی ہے جسمیں مذکور ہے کہ معاہدات مدروس اور مدنیہ کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے ترکان احرار نے شہر میں جو احکام نافذ کئے ہیں اگر ان کو واپس نہ لیا گیا تو انہیں اپنی اپنی حکومتوں سے ضروری تدابیر اختیار کرنے کے متعلق مشورہ کرنا پڑے گا۔

موجودہ وزارت اور مسٹر لائیڈ جارج لنڈن ۹ نومبر مسٹر لائیڈ جارج نے سیاحت ویلز کے دوران میں بمقام ہمبروک ڈاک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تین ہفتوں کی خاموشی کے بعد غیر معمولی انحطاط جرمنی کی مکمل اقتصادی تباہی زود عہد نامہ ملتے کے پرزے ہوا میں نظر آرہے ہیں اس نے اعلان کیا کہ ترکوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اب ان کا مقابلہ پہلے کی نسبت کم مضبوطی کے ساتھ ہے۔ لارڈ کرزن نے مضبوطی و استقلال کے لئے کچھ زیادہ شہرت حاصل نہیں کی۔